نمازِ جنازہ در حقیقت دعا ہے:

نمازِ جنازہ در حقیقت میت کے لیے دعا ہے، اور دعا کی زیادہ قبولیت کے پیشِ نظر پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جاتی ہے، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھا جاتا ہے، جبکہ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔ گویا کہ نمازِ جنازہ میں فقط تین چیزیں پڑھی جاتی ہیں: حمد وثنا، درود شریف اور دعائے مغفرت۔ اس حوالے سے چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

1۔ حضرت ابو سعید مقبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نمازِ جنازہ کس طرح ادا فرماتے ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا کہ میں تکبیر کہتا ہوں، پھر اللہ کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں، پھر حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجتا ہوں، پھر میت کے لیے دعا کرتا ہوں۔

- موطأ امام مالک میں ہے:

539- عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ تُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا لَعَمْرُ اللهِ أُخْبِرُكَ: أَتَّبِعُهَا مِنْ أَهْلِهَا فَإِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ وَحَمِدْتُّ اللهَ وَصَلَّيْتُ عَلَى نَبِيِّهِ ثُمَّ أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ.

2۔ حضرت مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نمازِ جنازہ ادا فرماتے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے، پھر درود شریف پڑھتے پھر میت کے لیے دعا فرماتے۔

- مصنف ابن ابی شیبہ:

11494- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ يَبْدَأُ بِحَمْدِ اللهِ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلَى قُلُوبِ خِيَارِنَا.

3۔ امام شعبی تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی حمد وثنا ہے، دوسری تکبیر کے

بعد درود شریف ہے، تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا ہے، اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام ہے۔

- مصنف ابن ابی شیبہ:

11493- عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى يُبْدَأُ بِحَمْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، وَالثَّانِيَةُ صَلَاةٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَالثَّالِثَةُ دُعَاءٌ لِلْمَيِّتِ، وَالرَّابِعَةُ لِلتَّسْلِيمِ.

ان روایات سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

- پہلی بات یہ کہ نمازِ جنازہ حمد وثنا، درود شریف اور دعا پر مشتمل ہے، رکوع اور سجدے والی عام نمازوں کی طرح اس میں قرآن کریم کی قرأت کا حکم نہیں، کیوں کہ یہ قرأت کا موقع ومحل نہیں۔
- دوسری بات یہ کہ ان روایات میں قرآن کریم کی قرأت کا کوئی ذکر نہیں، جس سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ نمازِ جنازہ میں قرآن کریم کی کسی بھی سورت کی قرأت نہیں۔

اس لیے احناف کے نزدیک نمازِ جنازہ میں قرأت کے طور پر سورتِ فاتحہ سمیت کسی بھی سورت کو پڑھنا درست نہیں، البتہ چوں کہ نمازِ جنازہ میں حمد وثنا بھی ہے اور سورتِ فاتحہ بھی حمد وثنا پر مشتمل ہے اس لیے اگر کوئی شخص پہلی تکبیر کے بعد سورتِ فاتحہ کو حمد وثنا کی نیت سے پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور جن صحابہ کرام سے نمازِ جنازہ میں سورتِ فاتحہ پڑھنا ثابت ہے تو احناف کے نزدیک اس سے یہی مراد ہے۔

ذیل میں نمازِ جنازہ میں سورتِ فاتحہ کی قرأت نہ کرنے سے متعلق متعدد دلائل ذکر کیے جاتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثبوت:

امام نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ میں قرأت نہیں کرتے تھے۔

- موطأ امام مالک میں ہے:

541- عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

11522- عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ.

امام محمد تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

امام ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام محمد تابعی رحمہ اللہ نمازِ جنازہ میں قرأت نہیں کرتے تھے۔

- مصنف ابن ابی شیبہ:

11523- عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ.

امام ابو العالیہ تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

حضرت ابو المِنہال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو العالیہ رحمہ اللہ سے نمازِ جنازہ میں سورتِ فاتحہ کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ سورتِ فاتحہ تو رکوع اور سجدے والے نماز ہی میں پڑھی جاتی ہے۔

- مصنف ابن ابی شیبہ:

11524- عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَقَالَ: مَا كُنْت أَحْسَبُ أَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ تُقْرَأُ إِلَّا فِي صَلَاةٍ فِيهَا رُكُوعٌ وَسُجُودٌ.

ذیل میں ''مصنَّف ابن ابی شیبہ'' سے مزید آٹھ تابعین کرام سے نمازِ جنازہ میں سورتِ فاتحہ کی قرأت نہ کرنے کا ثبوت ذکر کیا جاتا ہے:

امام فضالہ بن عبید تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

11525- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْد هَلْ يُقْرَأُ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا.

امام ابو بُردہ تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

11526- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَقْرَأُ عَلَى الْجِنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ؟ قَالَ: لَا تَقْرَأْ.

امام عطا تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

11527- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجِنَازَةِ، فَقَالَ: مَا سَمِعَنا بِهَذَا إِلَّا حَدِيثًا.

امام شعبی تابعی اور امام ابراہیم نخعی تابعی رحمہما اللہ سے ثبوت:

11528- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَ: عَنْ أَبِي الْحُصِينِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَا: لَيْسَ فِي الْجِنَازَةِ قِرَاءَةٌ.

امام عطا تابعی اور امام طاوس تابعی رحمہما اللہ سے ثبوت:

11529- عَنِ ابْنِ طَاوُس، عَنْ أَبِيهِ وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَانَا يُنْكِرَانِ الْقِرَاءَةَ عَلَى الْجِنَازَةِ.

امام بکر بن عبد اللہ تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

11530- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَا أَعْلَمُ فِيهَا قِرَاءَةً.

امام سالم تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

11532- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيرٍ قَالَ: حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ سَالِمًا فَقُلْت: الْقِرَاءَةُ عَلَى الْجِنَازَةِ؟ فَقَالَ: لَا قِرَاءَةَ عَلَى الْجِنَازَةِ.

نمازِ جنازہ میں سورتِ فاتحہ کو لازم قرار دینے کی حقیقت:

ماقبل کی تفصیل سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ احناف قرأت کی بجائے حمد و ثنا کے طور پر سورتِ فاتحہ کی اجازت دیتے ہیں، یہاں یہ بات بھی سمجھنی چاہیے کہ بعض لوگ نمازِ جنازہ میں سورتِ فاتحہ کو لازم قرار دیتے ہیں اور نہ پڑھنے والوں کو ملامت کرتے ہیں، واضح رہے کہ یہ نظریہ اور رویّہ متعدد وجوہات کی وجہ سے درست نہیں:

- پہلی بات یہ کہ اگر نمازِ جنازہ میں سورتِ فاتحہ کو حمد و ثنا کے طور پر پڑھنے کو لازم قرار دیا جائے تو یہ اس

لیے درست نہیں کہ ماقبل میں نمازِ جنازہ کی حقیقت سے متعلق جو روایات ذکر ہوئیں ان میں کہیں بھی حمد و ثنا کے طور پر سورتِ فاتحہ کے لازم ہونے کا ذکر نہیں۔

- دوسری بات یہ کہ اگر نمازِ جنازہ میں سورتِ فاتحہ کو قراءت کے طور پر پڑھنے کو لازم قرار دیا جائے تو اس کے درست نہ ہونے کی مدلل تفصیل ماقبل میں بیان ہو چکی۔
- تیسری بات یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں سورتِ فاتحہ کو لازم قرار دینے کی کوئی واضح دلیل بھی موجود نہیں، اس لیے سورتِ فاتحہ کو لازم سمجھنا بلا دلیل ہے۔
- چوتھی بات یہ کہ کئی حضرات صحابہ کرام نے اس بات کی صراحت فرمائی ہے کہ نمازِ جنازہ میں کوئی مخصوص الفاظ لازم قرار نہیں دیے گئے۔ ملاحظہ فرمائیں:

1۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں ہمارے ذمّے کوئی مخصوص قراءت اور الفاظ لازم قرار نہیں دیے گئے۔

- المعجم الکبیر للطبرانی میں ہے:

9604- عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ أَوْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَمْ يُوَقَّتْ لَنَا عَلَى الْجَنَازَةِ قَوْلٌ وَلَا قِرَاءَةٌ، كَبِّرْ مَا كَبَّرَ الْإِمَامُ، أَكْثِرْ مِنْ أَطْيَبِ الْكَلَامِ.

2۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے نمازِ جنازہ میں ہمارے ذمّے مخصوص الفاظ کو پڑھنا لازم قرار نہیں دیا۔

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

11485- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَا بَاحَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَا أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ بِشَيْءٍ.

3۔ حضرت شعیب رحمہ اللہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں انھوں نے تیس صحابہ کرام سے روایت کی ہے کہ نمازِ جنازہ میں کوئی مخصوص الفاظ پڑھنا لازم نہیں ہے۔

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

11486- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُومُوا عَلَى شَيْءٍ فِي أَمْرِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ.

ان روایات کا مطلب یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں اللہ کی حمد وثنا، درود شریف اور میت کے لیے دعا سے متعلق مخصوص الفاظ واجب اور لازم نہیں کہ جن کی پاسداری ایسی ضروری ہو کہ ان کے بغیر نمازِ جنازہ ہی ادا نہ ہو، بلکہ ان امور کی ادائیگی کے لیے کوئی بھی مناسب عربی الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں البتہ جو الفاظ احادیث سے ثابت ہوں ان کی رعایت مسنون، بہتر اور اہم ہے۔

یہ روایات اور دلائل یقیناً ان لوگوں کی تردید کے لیے کافی ہیں جو نمازِ جنازہ میں سورتِ فاتحہ کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ جبکہ احناف کا مذہب بے غبار اور روایات سے ثابت ہے۔

فقہی عبارات

- فیض الباری للامام الکشمیری رحمہ اللہ:

باب قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ: وهي جائزة عندنا أيضًا كما في «التجريد» للقدُوري، وصرح يحي بن منقاري زاده أستاذ الشُّرُنْبلالي في رسالته: «الاتباع في مسألة الاستماع» بالاستحباب، إلا أنها تكونُ كالثناء عندنا لا كالقراءة. واستحبَّها أحمدُ رحمه الله. وقال الشافعية: أَنْ لا صلاةَ إلا بفاتحةِ الكتاب. ولا ريبَ في أَنَّ أكثرَ عملهِ ﷺ كان على التَّرْك. وصرَّح ابنُ تيميةَ رحِمه الله أن جُمهورَ السَّلف كانوا يكتفون بالدعاء ولا يقرؤون الفاتحةَ، نعم، ثبت عن بعضهم. ثم هي عند الشافعية بعدَ التكبيرةِ الأُولى ففات عنهم الاستفتاح. فقلت لهم: أن اقرؤوا بها أربعَ مرات؛ لأن كلَّ تكبيرة في صلاةِ الجنازة تقوم مقامَ ركعةٍ، فأَوْلى لكم أن تقرؤا بها أربع مرّات، فإنَّه لا صلاةَ لمن يقرأُ بها.

فتح الباری (بَابُ مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ):

وَيُؤَيِّدُ الْجَمْعَ الْأَوَّلَ مَا أَخْرَجَهُ عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ فِي «كِتَابِ مَكَّةَ» مِنْ طَرِيقِ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَن ابن عَبَّاسٍ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ أُصَلِّي فِي الْكَعْبَةِ؟ قَالَ: كَمَا تُصَلِّي فِي الْجِنَازَةِ تُسَبِّحُ وَتُكَبِّرُ وَلَا تَرْكَعُ وَلَا تَسْجُدُ، ثُمَّ عِنْدَ أَرْكَانِ الْبَيْتِ سَبِّحْ وَكَبِّرْ وَتَضَرَّعْ وَاسْتَغْفِرْ، وَلَا تَرْكَعْ وَلَا تَسْجُدْ. وَسَنَدُهُ صَحِيحٌ.

- **فتاویٰ ہندیہ:**

وَلَا يَقْرَأُ فيها الْقُرْآنَ، وَلَوْ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ بِنِيَّةِ الدُّعَاءِ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَإِنْ قَرَأَهَا بِنِيَّةِ الْقِرَاءَةِ لَا يَجُوزُ؛ لِأَنَّهَا مَحَلُّ الدُّعَاءِ دُونَ الْقِرَاءَةِ، كَذَا فِي «مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ». (الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الصَّلَاةِ على الْمَيِّتِ)

- **الدر المختار:**

(وَلَا قِرَاءَةَ وَلَا تَشَهُّدَ فِيهَا) وَعَيَّنَ الشَّافِعِيُّ الْفَاتِحَةَ فِي الْأُولَى. وَعِنْدَنَا: تَجُوزُ بِنِيَّةِ الدُّعَاءِ، وَتُكْرَهُ بِنِيَّةِ الْقِرَاءَةِ؛ لِعَدَمِ ثُبُوتِهَا فِيهَا عَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

- **رد المحتار:**

(قَوْلُهُ: وَعَيَّنَ الشَّافِعِيُّ الْفَاتِحَةَ) وَبِهِ قَالَ أَحْمَدُ؛ لِأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَجَهَرَ بِالْفَاتِحَةِ، وَقَالَ: عَمْدًا فَعَلْت؛ لِيُعْلِمَ أَنَّهَا سُنَّةٌ. وَمَذْهَبُنَا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِهِ وَعَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ كَمَا فِي «شَرْحِ الْمُنْيَةِ». (قَوْلُهُ: بِنِيَّةِ الدُّعَاءِ) وَالظَّاهِرُ أَنَّهَا حِينَئِذٍ تَقُومُ مَقَامَ الثَّنَاءِ عَلَى ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ مِنْ أَنَّهُ يُسَنُّ بَعْدَ الْأُولَى التَّحْمِيدُ. (قَوْلُهُ: وَتُكْرَهُ بِنِيَّةِ الْقِرَاءَةِ) فِي «الْبَحْرِ» عَنِ «التَّجْنِيسِ» وَ«الْمُحِيطِ»: لَا يَجُوزُ؛ لِأَنَّهَا مَحَلُّ الدُّعَاءِ دُونَ الْقِرَاءَةِ اهـ وَمِثْلُهُ فِي «الْوَلْوَالِجِيَّةِ» و«التتارخانية». وَظَاهِرُهُ أَنَّ الْكَرَاهَةَ تَحْرِيمِيَّةٌ. وَقَوْلُ «الْقُنْيَةِ»: «لَوْ قَرَأَ فِيهَا الْفَاتِحَةَ جَازَ» أَيْ لَوْ قَرَأَهَا بِنِيَّةِ الدُّعَاءِ لِيُوَافِقَ مَا ذَكَرَهُ غَيْرُهُ، أَوْ أَرَادَ بِالْجَوَازِ الصِّحَّةَ، عَلَى أَنَّ كَلَامَ «الْقُنْيَةِ» لَا يُعْمَلُ بِهِ إِذَا عَارَضَهُ غَيْرُهُ، فَقَوْلُ الشُّرُنْبُلَالِيِّ فِي رِسَالَتِهِ: «إِنَّهُ نَصَّ عَلَى جَوَازِ قِرَاءَتِهَا» فِيهِ نَظَرٌ ظَاهِرٌ؛ لِمَا عَلِمْته، وَقَوْلُهُ: وَقَوْلُ مُنْلَا عَلَى الْقَارِئِ أَيْضًا: «يُسْتَحَبُّ قِرَاءَتُهَا بِنِيَّةِ الدُّعَاءِ خُرُوجًا مِنْ خِلَافِ الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ» فِيهِ نَظَرٌ أَيْضًا؛ لِأَنَّهَا لَا تَصِحُّ عِنْدَهُ إِلَّا بِنِيَّةِ الْقُرْآنِ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَقْرَأَهَا بِنِيَّةِ الْقِرَاءَةِ، وَيَرْتَكِبَ مَكْرُوهَ مَذْهَبِهِ لِيُرَاعِيَ مَذْهَبَ غَيْرِهِ كَمَا مَرَّ تَقْرِيرُهُ أَوَّلَ الْكِتَابِ.

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
18 جُمادَی الاُولیٰ 1441ھ/14 جنوری 2020
03362579499